حیض کی حالت میں بچوں کو نماز سکھانا

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3647

تاریخ اجراء: 09 رمضان المبارک 1446ھ/10 مارچ 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت ماہواری کے دنوں میں بچوں کو نماز سکھا سکتی ہے جبکہ دل میں ذکر کی نیت ہو یا پھر نہیں سکھا سکتی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز ذکر و دعا اور قرآنی آیات پر مشتمل ہے اور حیض والی عورت کو ذکر و اذکار اور دعا و ثناء کرنے کی اجازت ہوتی ہے اور اسی طرح جو قرآنی آیات دعا یا ثناء پر مشتمل ہوں ان کو دعا یا ثناء کی نیت سے پڑھنے کی بھی اجازت ہوتی ہے تو سورہ فاتحہ کو دعا اور ثناء کی نیت سے بلند آواز سے پڑھ سکتی ہے، اسی طرح سورہ اخلاص میں لفظ "قل" چھوڑ کر بقیہ کو ثناء کی نیت سے بلند آواز سے پڑھ سکتی ہے اور جب معلمہ بلند آواز سے پڑھے تو بچے ساتھ دہراتے جائیں، اور اگر دعا و ثناء کی نیت نہ کرے فقط تعلیم مقصود ہو تو اس صورت میں سورتوں اور آیات قرآنیہ کا ایک ایک کلمہ سانس توڑ کر مثلاً اس نیت سے کہ عربی زبان کے الفاظ مفردہ ہیں، پڑھائے جبکہ بقیہ اذکار و اوراد نارمل انداز میں پڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے "لو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء أو شيئا من الآيات التي فيها معنى الدعاء ولم ترد القراءة لا بأس به" ترجمہ: اگر سورہ فاتحہ کو بطور دعا کے پڑھے یا قرآن کریم کی ان آیات کو بطور دعا کے پڑھے کہ جن میں دعا کا معنی ہو، اور ان میں قراءت قرآن کا ارادہ نہ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، ج 1، ص 293، دارالفکر، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے "واذا حاضت المعلمة فينبغي لها ان تعلم الصبيان كلمة كلمة وتقطع بين الكلمتين ولا يكره لها التهجي بالقرآن" ترجمہ: اور معلمہ جب حائضہ ہو تو اس کے لئے اجازت ہے کہ وہ کلمہ کلمہ

کر کے پڑھائے، اور ہر دو کلموں کے درمیان سانس توڑے اور ہجے کرانا مکروہ نہیں۔ (فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ38، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "اگر قرآن کی آیت دُعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے جیسے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ یا خبرِ پریشان پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کہا یا بہ نیتِ ثنا پوری سورہ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورہ حشر کی پچھلی تین آیتیں ھُوَاللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے آخر سورۃ تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ حَرَج نہیں۔ یوہیں تینوں قل بلا لفظ قل بہ نیتِ ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظِ قُل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہ نیت ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے نیت کو کچھ دخل نہیں۔" (بہارِ شریعت، ج1، حصہ02، ص326، مکتبۃ المدینہ)

مزید فرماتے ہیں: "قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار، کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا کلی کرکے پڑھنا بہتر اور ایسے ہی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔" (بہار شریعت، ج1، حصہ02، ص101، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم